نوحہ

رو رو کے صدا دیتی ہے مادر ہئے ہئے علی اکبرؑ
تو رہ گیا بن میں کہاں جا کر

جانے سے ترے ٹوٹ گئی میری ہر اِک آس
میں دولہا بناتی تجھے ہوتا جو میرے پاس
ماں گر پڑی یہ کہہ کے زمیں پر

میں دولہا بناتی تجھے ارمان تھا میرا
اِک روز میں آؤں گی تری قبر پہ بیٹا
اب سہرا چڑھاؤں گی لحد پر

برچھی سے ترا چھد گیا مقتل میں کلیجہ
تو مارا گیا دشتِ بیابان میں پیاسا
یہ سن کے تو مر جائے گی خواہر

غربت میں پڑا ہے مرے والی کا جنازہ
اے میرے جواں شیر مدد کے لئے آجا
پامال نہ ہو لاشہِ سرورؑ

گھبرائی ہوئی بیبیاں بے حال ہیں غم سے
سب روتی ہیں لپٹی ہوئی غازیؑ کے علم سے
گھر لوٹنے کو آتا ہے لشکر

کل تک تو کوئی خوف نہیں تھا مرے بیٹا
اب سوچ کے اے لعل یہ دل پھٹتا ہے میرا
پردیس میں چھن جائے نہ چادر

اِک حشر سا میدان میں ہو جاتا تھا برپا
مقتل میں تڑپتا تھا جواں شیر کا لاشہ
ماں کہتی تھی جس وقت یہ گوہرؔ

شاعرِ اہلِ بیتؑ گوہرؔ جارچوی